تاثرات

جوش ملیح آبادی ۲۲ فروری ۱۹۸۲ء کو صبح چار بجے اسلام آباد پولی کلینک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ وہ کچھ عرصے سے بیمار تھے اور وفات سے چار پانچ روز قبل شدید تکلیف میں مبتلا رہے۔

جوش ملیح آبادی برِصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ شاعر اور بہت بڑے ادیب تھے۔ ان کا نام شبیر حسن خاں تھا۔ ۵ دسمبر ۱۸۹۸ء کو ملیح آباد میں پیدا ہوئے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان کی ولادت بھی صبح چار بجے ہوئی اور انتقال بھی اسی وقت ہوا۔ ان کے آباؤ اجداد علی خیل قبیلے کے آفریدی پٹھان تھے۔ شعر و شاعری ان کو خاندانی طور پر ورثے میں ملی تھی۔ والد، دادا، پردادا، پکڑدادا سب شاعر تھے۔ والد کا مجموعۂ کلام "کلامِ بشیر"، دادا کا "مخزنِ آلام" اور پردادا کا "دیوانِ گویا" ہے۔ چچا اور ماموں بھی شاعر تھے۔ بلکہ اس خاندان کی عورتیں بھی شاعر تھیں۔

جوش نے بڑی شہرت پائی اور اردو زبان و ادب کی بہت خدمت کی۔ ان کی تمام زندگی لیلائے اردو کی زلفِ پریشاں کو سنبھالنے میں گزری۔ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے ان کو "شاعرِ انقلاب" کا خطاب دیا اور منشی دیا نارائن نے "شاعرِ اعظم" کہہ کر پکارا۔ حکومتِ ہند نے ان کی ادبی خدمات کی بنا پر سب سے بڑا ادبی اعزاز "پدما بھوشن" عطا کیا۔

۱۹۵۶ء میں وہ پاکستان آگئے، یہاں سرکاری سطح پر ان کی خوب پذیرائی ہوئی اور اردو ادب و زبان کی خدمت میں مشغول رہے۔

جوش نے اپنی شاعرانہ زندگی میں ڈیڑھ لاکھ اشعار کہے، جن میں سے ایک لاکھ اشعار ان کے مختلف مجموعہ ہائے کلام میں چھپ چکے ہیں۔ پچاس ہزار اشعار غیر مطبوعہ ہیں۔ ان کی طویل ترنظم "حرفِ آخر" ہے جو چالیس ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔

جوش نے پہلی نظم گیارہ سال کی عمر میں "ہلالِ محرم" کے عنوان سے کہی اور ان کا پہلا مجموعہ "روحِ ادب" کے عنوان سے ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا۔ پھر پوری زندگی اس کام کے لیے وقف کر دی۔ ان کی مشہور کتابیں جو حصۂ نظم سے تعلق رکھتی ہیں یہ ہیں: روحِ ادب، شاعر کی راتیں، نقش و نگار، شعلہ و شبنم، فکر و نشاط، جنون و حکمت، حرف و حکایت، آیات و نغمات، عرش و فرش، رامش و رنگ، سنبل و سلاسل، سیف و سبو، سرود و خروش، سموم و صبا، طلوعِ فکر۔

نثر میں انھوں نے جو کتابیں لکھیں ان کے نام یہ ہیں: مقالاتِ زریں، اوراقِ سحر، اشارات، مسائلِ حیات، لغات مترادفات، لغات مرکبات، لغات مخففات، یادوں کی بارات۔

کہتے ہیں کہ منشی پریم چند سے جوش کی آخری ملاقات ہوئی تو ان کو یہ رباعی لکھ کر دی:

ممکن ہے کہ اب جشنِ خرابات نہ ہو — اس رات کے بعد پھر کوئی رات نہ ہو
ٹھہرو کہ گلے تو مل لیں جانے والے — ممکن ہے کہ اب کبھی ملاقات نہ ہو